



سوال

(538) گانے سننے کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گانے سننے کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عشقیہ گانے سننا ہر مرد اور عورت پر حرام ہے، چاہے وہ گھر میں ہو یا، گاڑی میں یا عام و خاص محفلوں میں، کیونکہ اس سے انسان اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اسے اختیار کرتا ہے جسے شریعت نے حرام قرار دیا ہے، ارشاد باری ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَتَجَدُّ بِأُذُنٍ ۗ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّبِينٌ ۝ ۱ ... سورة لقمان

”اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بے حودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ [لوگوں کو] بغیر علم کے اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اس سے استہزاء کرے، یہی لوگ ہیں جن کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔“

سائل نے جو گانے کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی لہو الحدیث [بے حودہ حکایتوں] میں سے ہے، کیونکہ یہ دل کے لیے فتنہ ہے، دل کو شر کا خوگر بنا کر خیر سے دور کر دیتا ہے اور گانے کا رسیا ہو کر انسان اپنا وقت ضائع کرنے لگتا ہے، لہذا یہ لہو الحدیث کے عموم میں داخل ہے۔ جو شخص گانا گائے یا سننے تاکہ اپنے آپ کو یا دوسرے کو اللہ کے راستے سے دور کر دے تو وہ بے حودہ حکایتیں خریدنے کے عموم میں داخل ہے، اللہ تعالیٰ نے اسکی مذمت کی اور ایسا کرنے والوں کو ذلیل کرنے والے عذاب کی وعید سنائی، جس طرح قرآن مجید کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ گانا گانا اور سننا حرام ہے اسی طرح سنت سے بھی گانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً نبی نے فرمایا:

لیكون من امتی اقوام یستحلون الحر، والحریر، والنحر، والمعازف، ولینزلن اقوام الی جنب علم، یروح الیہم بسارحہ لہم یا تیمم حاجۃ فیقولون، ارجح الینا عدا فیہم تقیم اللہ، ویضع العلم، ویسخر آخرین قردۃ وخنزیر الی یوم القیامت، [صحیح بخاری۔ الاثریہ، باب ماجاء فیمن یستحل النحر ویلمسہ بغیر اسمہ، ج: ۵۵۹۰]

”میری امت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال قرار دیں گے، کچھ لوگ ایک پہاڑ کے پہلو [دامن] میں فروکش ہوں گے ان کے پاس ان کے چرنے والے جانوروں کو لایا جائے گا اور ان کے پاس اپنی ضرورت اور حاجت کی وجہ سے ایک فقیر آئے گا تو اس سے کہیں گے ہمارے پاس کل آنا اور وہ اس طرح رات بسر



کریں گے کہ اللہ ان پر پناہ ڈکھڑا کر دے گا اور کچھ دوسرے لوگوں کو قیامت تک لیے بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسح کر دے گا۔“

معاذت سے مراد لہو اور آلات لہو و لہب ہیں اور گانا گانا اور سننا بھی اسی میں شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حلال سمجھنے والوں اور مردوں کے لیے ریشم اور شراب نوشی اور آلات لہو و لہب کو حلال سمجھنے والوں کی مذمت فرمائی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آلات لہو و لہب کو بھی ان کبیرہ گناہوں کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے۔ جو حدیث کے شروع میں مذکور ہے اور پھر اس حدیث کے آخر میں ان گناہوں کی وجہ سے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آلات لہو و لہب، گانا گانا سننا حرام ہے، البتہ اگر قصد و ارادہ کے بغیر کسی کے کان میں پڑ جائے، مثلاً راستہ میں چلتے ہوئے کسی دوکان یا گاڑی سے آنے والی آواز کانوں میں پڑ جائے یا کسی پڑوسی کے گھر سے آنے والی آواز قصد و ارادہ کے بغیر کان میں پڑ جائے تو یہ شخص معذور ہے، اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا، البتہ اسے چاہیے کہ مقدور بھر کوشش کرے، حکمت و موعظت حسنہ کے اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے نصیحت کرے، منکر سے منع کرے اور جہاں تک ممکن ہو کوشش کرے کہ گانے کی آواز اس کے کان میں پڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی انسان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 410

محدث فتویٰ